السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بد دعا دی ہے یا نہیں ۔ (عبدالرشید ملتان)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کریمانہ اخلاق سے نوازا تھا کہ آپ کسی کے حق میں بد دعا یا لعنت نہ فرماتے تھے، بلکہ ایک دفعہ آپ سے کہا گیا کہ مشرکین پر بد دعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: "کہ میں لعنت کے لئے مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ مجھے باعث رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے ۔ (صحیح مسلم، کتاب البر)

اسی طرح آپ کو ایک مرتبہ قبیلہ دوس پر بد دعا کے لئے کہا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے راہ راست پر آنے کی دعا فرمائی جس کے نتیجے میں وہ مسلمان ہوگئے ۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة)

البتہ بعض اوقات عرب کی عادت کے پیش نظر اظہار تعجب یا افراد کے لئے کچھ الفاظ زبان پر جاری ہو جاتے ہیں، مثلاً اس کی ناک خاک آلود ہو، تیری ماں تجھے گم پائے، تیرا دایاں ہاتھ خاک میں مل جائے وغیرہ، بعض اوقات ایک اور انداز میں اس طرح کے کلمات استعمال فرماتے ہیں، مثلاً حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچی رہا کرتی تھی، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا : "اب تو بڑی ہوگئی ہے تیری عمر دراز نہ ہو۔" یہ الفاظ سن کر بچی روتی ہوئی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، ماجرا بیان کیا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے بات منوائی ہے کہ اگر میں کسی ایسے مسلمان کو بد دعا دوں جو اس کا اہل نہ ہو تو قیامت کے دن اس بد دعا کو اس کے لئے رحمت وقرب کا ذریعہ بنا دے ۔ (صحیح مسلم: کتاب البر والصلة)

حضرت امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے ایک واقعہ بھی اس باب کے تحت بیان کیا ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر لائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آکر جواب دیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں، آپ نے دوبارہ بھیجا، انہوں نے پھر وہی جواب دیا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ کرے اس کا پیٹ نہ بھرے ۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة)

محدثین کرام نے اس حدیث کو مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ میں بیان کیا ہے کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو اس بد دعا کے اہل نہ تھے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں کچھ کہنے کی بجائے دیکھ کر واپس آگئے تھے، بنا بریں یہ کلمات آپ کے لئے دعا ہیں جو قیامت کے دن اللہ کے ہاں رحمت وقرب کا ذریعہ ہوں گے، البتہ جب دشمنان اسلام کی مکارانہ سازشیں حد سے بڑھ گئیں تو مجموعی طور پر اور پھر نام لے لے کر بد دعا فرمائی جیسا کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اے اللہ! میں قریش کا معاملہ تیرے حوالے کرتا ہوں پھر آپ نے بڑے بڑے سرغنوں کے نام لے کر بد دعا فرمائی۔'' (صحیح بخاری)

اسی طرح بعض افعال کے ارتکاب پر بھی مرتکب کو باعث لعنت قرار دیا، مثلاً والدین کی نافرمانی، شراب نوشی اور سود خوری یا جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناجائز طور پر ہتھیانے والے کے متعلق فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت نہ کرے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:48